السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

سورۂ مریم کی آیت (۷۱،۷۲) میں ہے:

وَاِن مِّنكُم اِلّاوارِدُہا کانَ عَلٰی رَبِّکَ حَتمًا مَقضِيًّا [٧١](#) ثُمَّ نُنَجِّى الَّذينَ اتَّقَوا وَنَذَرُ الظّـٰلِمينَ فيها جِثِيًّا [٧٢](#) ... سورة مريم

’’تم میں سے ہر ایک وہاں ضرور وارد ہونے والا ہے، یہ تیرے پروردگار کے ذمے قطعی، فیصل شدہ امر ہے (71) پھر ہم پرہیزگاروں کو تو بچالیں گے اور نافرمانوں کو اسی میں گھٹنوں کے بل گرا ہوا چھوڑ دیں گے۔‘‘

میں ان آیات کریمہ خصوصاً جہنم کے اوپر سے گزرنے کے معنی معلوم کرنا چاہتا ہوں۔ میں نے ابن رجب حنبلی کی کتاب ’’التخویف من النار‘‘ میں پڑھا ہے کہ ائمہ ورود کے معنی کی تفسیر میں اختلاف ہے تو کیا اس کے معنی جہنم کی آگ میں داخل ہونے کے ہیں کہ ایک بار مومن اور کافر سب جہنم میں داخل ہوں گے، پھر اللہ تعالیٰ مومنوں کو اس سے نجات عطا فرما دے گا اور کافر جہنم ہی میں رہیں گے یا اس سے مقصود پل صراط کے اوپر سے گزرنا ہے جو کہ تلوار کی دھار کی مانند ہے مگر پہلا گروہ اس کے اوپر سے بجلی کی طرح، دوسرا تیز آندھی کی طرح، تیسرا عمدہ گھوڑے کی طرح اور چوتھا گروہ عمدہ اونٹوں اور دیگر جانوروں کی تیز رفتاری سے گزر جائے گا اور فرشتے کہہ رہے ہوں گے اے اللہ! سلامت رکھنا، سلامت رکھنا؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

رسول اللہﷺ کی صحیح احادیث سے یہ ثابت ہے کہ اس آیت کریمہ سے مراد پل صراط کے اوپر سے گزرنا ہے، جسے جہنم کے اوپر نصب کیا گیا ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اور تمام مسلمانوں کو جہنم سے بچائے۔ لوگ پل صراط کے اوپر سے اپنے اعمال کے مطابق گزر جائیں گے جیسا کہ احادیث میں مذکور ہے۔ (۱)

صحیح مسلم، الایمان، باب أدنی أھل الجنة، حدیث: 191 وجامع الترمذي، تفسیر، باب ومن سورة مریم، حدیث: 3159 (۱)

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاویٰ اسلامیہ

ج4ص109

محدث فتویٰ